عقائدِ علمائے دیوبند
حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز مرادآبادی قدس سرہٗ
www.jannatikaun.com

ضروری گذارش

برادران اسلام

کی خدمت میں خلوص کے ساتھ گذارش ہے کہ اس مختصر رسالہ کو اول سے آخر تک ٹھنڈے دل سے بغور پڑھیں۔ تعصب اور طرفداری شخصیت پرستی کو علحدہ رکھیں۔ ایمانداری اور حق پرستی کو کام میں لائیں اور اپنے ایمان وانصاف سے فیصلہ کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ قوی امید ہے کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہو جائے گا۔ مسلمانوں کے دلوں میں اگر اس مدنی تاجدار حبیب کردگار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ہے تو ضرور ان کا ضمیر ہی بتادے گا کہ علماء دیوبند اپنے ان اقوال کی بنا پر اسلامی نقطہ نظر سے کون ہیں اور کس حکم میں داخل ہیں۔

وَاللہ الھادی الی سبیل الرشاد وھو الموفق للسداد

خاکسار:۔ حافظ عبدالرشید دکاندار قصبہ بھوجپور۔ ضلع مرادآباد

نحمدہ وَنصلیٰ عَلیٰ حَبیبہ الکریم

مکرم ومعظم جناب مولوی صاحب زاد کرمہٗ ....السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہم لوگ اب تک علماء دیوبند کے متعلق یہی سنا کرتے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت متبع سنت متقی پرہیز گار ہیں۔ شرک و بدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک و بدعت سے بچانے کے لئے تبلیغ وہدایت کرتے ہیں۔ نیز ان کے ظاہری طرز عمل سے بھی ان کا تقدس معلوم ہوتا ہے۔ اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علماء دیوبند بڑے خوش عقیدہ نہایت متبع سنت عامل شریعت اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی اور فدائی اور حضور سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر زید کہتا ہے کہ علماء دیوبند کی یہ سب باتیں نمائشی ہیں ان کا ظاہری طرز عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلاف حق اور خلاف شرع اور محمد ابن الوہاب نجدی سے ملتے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں مسلمانوں میں اپنا اعزاز واقتدار قائم کریں ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر گز نہیں علماء دیوبند نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں۔ اپنی کتابوں میں حضور کے لئے بہت نامناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ حضور کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے۔ امتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں۔ اسی قسم کے اُن کے بہت سے اقوال انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اگر ان

کو واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے اور اگر غلطی سے ایسا ہوا بھی تھا تو توبہ کر لیتے مگر نہ توبہ کی نہ وہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دور کیں۔ بلکہ مدتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرز عمل اور اپنے وعظوں میں حضور اکرم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے۔ اگر حقیقی محبت ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپوانے اور اشاعت کرنے کے جلا دیتے اور توبہ کر لیتے۔ زید کے اس بیان سے ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علماء دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے۔ مگر زید باوجود معتبر اور دیانتدار ہونے کے کہتا ہے کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علماء دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم اور انتہائی سزا کا مستحق بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کر دینے پر پانچ سو روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ زید نے جو جو باتیں علماء دیوبند کے متعلق بیان کی ہیں اگر وہ واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلق رکھینگے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اسی بات پر آمادہ کرینگے اور اگر زید کا یہ بیان غلط ہے اور یہ باتیں علماء دیوبند کی کتابوں میں نہیں ہیں تو زید کو برادری اور پنچایت کی رو سے سخت سزا دینگے اور اس کے وعدہ کے مطابق پانچ سو روپیہ بھی اس سے وصول کریں گے۔ لہٰذا اس کی تحقیق کے لئے زید کے بیان سے تیس سوال قائم کر کے حاضر خدمت کرتے ہیں امید کہ ہر سوال کا جواب نمبر وار علماء دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا جائے تا کہ مسلمان بہ آسانی سمجھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

سائلین:۔ ملا عبد المجید پیش امام جامع مسجد حکیم عبد المجید حافظ عبد المجید محمد صدیق نمبر دار نذیر احمد چودھری ساکنان قصبہ بھوجپور ضلع مراد آباد۔

حامدا لِلّٰہ رب العالمین و مصلیا علے حبیبہ سید المرسلین

مکرمان بندہ وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ۔ آپ حضرات کا مرسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس سوالات پر مشتمل ہے وصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علماء دیو بندھی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں۔ اور ہر ایک کا حوالہ نمبروار انہیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں لیکن پہلے اجمالاً اتنا بتا دوں کہ زید کا بیان بالکل صحیح ہے۔ واقعی علمائے دیو بند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ثابت ہے۔ ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گے جو اس ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو پہچانیں اور سچے دل سے ان کی تعظیم وتوقیر کریں۔ وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل۔

سوالات وجوابات مع حوالہ نمبروار

سوال نمبرا:۔ کیا علماء دیو بند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خلائق ہے اگر ان کے عقیدہ میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خلائق ہے تو وہ کون ہے۔

جواب نمبرا:۔ ہاں علماء دیو بند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مربی خلائق ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیو بند فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبرا:۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صفحہ۱۲ پر ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خَلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

تنبیہ:۔ اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلائق لکھا ہے جو رب العالمین کے ہم معنی ہے۔ شاید ضرورت شعری کی وجہ سے رب العالمین نہیں لائے یہ ہے پیشوائے دیو بند کی عقیدت مندی کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کا پالنے والا کہہ رہے ہیں۔ واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے۔

سوال نمبر۲:۔ وہ مسیحا کون ہے جس نے مردے بھی جلائے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچالیا۔ کیا علماء دیو بند میں کوئی ایسا مسیحا ہوا ہے۔

جواب نمبر۲ ہاں وہ مسیحا اہل دیو بند کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب دیو بندی ان کی شان میں فرماتے ہیں اور پکار کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پیر کی مسیحائی دکھاتے ہیں حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر۲:۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صفحہ ۳۳۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

تنبیہ:۔ واقعی دیو بندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئی۔ کیونکہ جو کام عیسی علیہ السلام بھی نہ کر سکے وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کر کے دکھایا۔ مردے جلانے میں تو برابر ہی تھے مگر زندوں کو موت سے بچالیا اس میں ضرور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے۔ جب ہی تو عیسی علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دکھائی جاتی ہے اگر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوتی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم مسلمانو! انصاف کرو کیا اس میں حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے۔

سوال نمبر۳:۔ کیا کسی انسان کے کالے کالے بندہ بھی یوسف ثانی ہیں۔ علماء دیو بند کے معتبر اقوال سے جواب دیجئے۔

جواب نمبر۳:۔ مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں چنانچہ اون کے خلیفہ مولوی محمود حسن صاحب دیو بندی فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر۳:۔ مرثیہ رشید احمد صاحب صفحہ ۱۱

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی

تنبیہ:۔ کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین و جمیل بندہ یوسف علیہ السلام ہیں مگر مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہی بندہ یوسف ثانی بنادئے۔ گورے گورے بندوں کا کیا ٹھکانا واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔ مسلمانوں! غور کرو گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس ایک ہی شعر میں خدا اور اس کے رسول دونوں پر ہاتھ صاف کر دیا۔

سوال نمبر۴:۔ علماء دیو بند کے نزدیک بانی اسلام کا ثانی کون ہے۔

جواب نمبر۴:۔ علماء دیو بند مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ نمبر۴:۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۶

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعلُ ھُبُل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

سوال نمبر ۵:۔ کیا عارف لوگ کعبہ شریف میں پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کیا کرتے ہیں۔وہ کون سی جگہ ہے کیا علماء دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بتائی ہے۔

جواب نمبر ۵:۔ ہاں عارف لوگ کعبہ معظمہ جاکر گنگوہ تلاش کیا کرتے ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۵:۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۱۲

پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

تنبیہ:۔ کعبہ معظمہ جو بیت اللہ خانہ خدا ہے۔اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ ہی کی دھن لگی ہوئی ہے اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا خمار نہ کہا جائے تو اور کیا ہے۔

سوال نمبر ۶:۔ دونوں جہان کی حاجتیں کس سے مانگیں، روحانی اور جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے۔دیوبندی مذہب پر جواب دیا جائے۔

جواب نمبر ۶:۔ روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں ساری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہیے ان کے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں دیکھو حوالہ ۴

حوالہ نمبر ۶:۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۱۰

حوائج دین ودنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

فائدہ:۔ مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۶ پر ہے۔سو غیر اللہ سے مدد مانگنا اگرچہ ولی ہو یا نبی شرک ہے اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہان کی حاجتیں انہیں سے مانگ رہے ہیں۔قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں۔ لہٰذا فتاویٰ رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود حسن صاحب مشرک ہوئے اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو موحد کہا جائے تو مولی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا بولو کیا کہتے ہو۔

حوالہ نمبر ۷:۔ بلا استثناء سارے جہان کا مخدوم کون ہے۔اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے۔علماء دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے۔

جواب نمبر ۷:۔ سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور سارا عالم انہیں کی اطاعت کرتا ہے۔حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۷:۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب کے پہلے ہی صفحہ پر ہے مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔

سوال نمبر ۸:۔ وہ کون حاکم ہے جس کا کوئی حکم بھی علمائے دیوبند کے نزدیک ٹل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم قضائے مبرم ہے۔

جواب نمبر ۸:۔ ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں۔ان کا کوئی حکم کبھی نہیں ٹلا۔اس لئے کہ ان کا ہر حکم قضائے مبرم کی تلوار ہے۔

حوالہ نمبر ۸:۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۳۱

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
اس کا جو حکم تھا تھا سیف قضائے مبرم

فائدہ:۔ واقعی کوئی حکم نہیں ٹلا اور ٹلتا کیسے مربی خلائق تھے کوئی مذاق تھے اور عقیدت مند لوگوں نے کسی حکم کو ٹلنے بھی نہ دیا۔اس سے زیادہ عقیدت مندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب نے کوے کھانے کا حکم دیا تو علماءِ دیوبند نے یہ سمجھ کر کہ مربی خلائق کا حکم ہے آنکھ بند کر کے تسلیم کرلیا اور کوے کھانے لگے۔

سوال نمبر ۹:۔ وہ کون ہے جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمانی کا تمغہ ہے۔

جواب نمبر ۹:۔ وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں انہیں کی غلامی مسلمانی کا تمغہ ہے چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۹:۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۶

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی

تنبیہ :۔ مولوی رشید احمد صاحب کی غلامی کا داغ جب مسلمانی کا تمغہ ہوا تو جوان کا غلام بنا۔ اسی کو یہ تمغہ ملا۔ اور جس نے ان کی غلامی نہ کی اس تمغہ سے محروم رہا۔ لہٰذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین واولیاء کاملین کو مولوی رشید احمد کا غلام مانتے ہونگے یا ان تمام مقبولان خدا کو مسلمانی کے تمغے سے خالی جانتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۰: کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوا ہے جو کیلا ہی صدیق اور فاروق دونوں ہو

جواب نمبر ۱۰:۔ ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۰:۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۱۶

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہئے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدمبوسی کی گر ٹھانی

فائدہ:۔

ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب مرثیہ رشید احمد کے حوالہ سے لکھے ہیں ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر مبلغ پانچ سو روپیہ انعام۔ مسلمانو! ذرا تعجب اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق وباطل آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔ معلوم ہو جائے گا کہ مشرک اور بدعتی کون ہیں دیکھو علماء دیوبند اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے پیروں کو مربی خلائق مانتے ہیں بانی اسلام کا ثانی جانتے ہیں۔ یعنی دوسرا خدا مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے بڑھاتے ہیں۔ کعبہ میں پہنچ کر بھی پیر ہی کا در گنگوہ تلاش کرتے ہیں۔ بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم اور مطیع جانتے ہیں۔ ان کی حکومت مثل خدا مانتے ہیں اپنے پیر کی غلامی کو مسلمانی کا تمغہ بتاتے ہیں، مسلمانوں للہ انصاف کرو اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست ہیں یا پیر پرست۔ موحد ہیں یا مشرک۔

سوال نمبر ۱۱:۔ کیا رحمۃ للعالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ یا علماء دیوبند کے

نزدیک امتی کوبھی رحمتہ للعالمین کہہ سکتے ہیں۔

جواب نمبر ۱۱:۔ رحمتہ للعالمین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مخصوصہ نہیں بلکہ علماء ربانین (علماء دیو بند) کوبھی رحمتہ للعالمین کہنا جائز ہے۔ چنانچہ علماء دیو بند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۱۱:۔ فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲ لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء انبیاء اور علماء ربانین (علما دیو دبند) بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کوبتادیل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

فائدہ:۔ علماء دیو بند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی ہیں اوران کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمتہ للعالمین کہنا درست ہے۔ لہٰذا علماء دیو بند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمتہ للعالمین ہوئے اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں سے ایک خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے کوا کھانے پر ثواب مقرر کر دیا ہے۔ یہ بے پیسہ اور بغیر دام مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لئے ثواب بھی مقرر کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ دیو بندیوں کے لئے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب دیکھو نمبر ۲۰۔

سوال نمبر ۱۲:۔ علماء دیو بند کے نزدیک امام حسین رضی اللہ عنہ کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے۔

جواب نمبر ۱۲:۔ لکھنا تو درکنار اگر لکھا ہوا بھی مل جائے تو جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۱۲:۔ فتاوئ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۰۳ سوال۔ مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدان کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو ان کا جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا۔ فقط۔

الجواب:۔ ان کا جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ فقط

تنبیہ:۔ مسلمانوں ذرا غور کرو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مرثیہ کو تو جلانا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا درست ہے۔

سوال نمبر ۱۳:۔ علماء دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے اور اگر لکھا ہوا مل جائے تو شہیدان کربلا کے مرثیہ کی طرح اس کو بھی جلادینا اور زمیں میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

جواب نمبر ۱۳:۔ علماء دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے۔ شہیدان کربلا رضی اللہ عنہم کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانا یا زمین میں دفن کرنا نہیں چاہیے۔

حوالہ نمبر ۱۳:۔ کیونکہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود حسن صاحب نے اپنے پیر مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ مدت دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے۔ اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کے مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتوی شائع نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک علماء دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست اور جائز ہے شہیدان کربلا کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانے یا دفن کرنے کا حکم نہیں عقیدت مندی اسی کا نام ہے۔

سوال نمبر ۱۴:۔ ماہ محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ صحیح روایت کے ساتھ بیان کرنا سبیل لگانا چندہ سبیل میں دینا۔ شربت یا دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں دیوبندی مذہب میں اِن سب باتوں کا کیا حکم ہے۔

جواب نمبر ۱۴:۔ صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے سبیل لگانا۔ چندہ سبیل میں دینا شربت میں دینا بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۴:۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۴ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔ فقط

تنبیہ:۔ مسلمانو! ذرا غور سے سنو یہ تو سب حرام

مگر ہولی دیوالی کہ کفار کے آتش پرستی کے دن ہیں وہ اس کی خوشی میں جو چیزیں مسلمانوں کے یہاں بھیجیں وہ سب درست ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سوال نمبر ۱۵:۔ ہندو اپنے تیوہار ہولی یا دیوالی وغیرہ میں پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے۔ یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی طرح علماء دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے۔

جواب نمبر ۱۶:۔ ہولی اور دیوالی کا یہ تحفہ ہندوؤں سے لینا اور اس کا کھانا درست ہے محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علماء دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۱۵:۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۷ مسئلہ ہندو تیوہار، ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درست ہے۔ فقط

تنبیہ:۔ مسلمانو! غور کرو علماء دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجودیکہ محرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتارہے ہیں۔ مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرمارہے ہیں۔ اسی کا نام ہے عقیدت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے وہ تو نادرست اور حرام ہو جائے مگر ہولی دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آئے جائز اور درست ہی رہے جب نسبت دونوں جگہ موجود ہے تو ہولی کے ہر کھانے کو جائز اور درست کہنا اور محرم کے شربت اور دودھ کو بھی حرام بتانا یا تو ہولی دیوالی کی عقیدت کا نشہ ہے یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصومت کا غلبہ ہے۔

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت

کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

سوال نمبر ۱۶:۔ جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کافر کہے وہ علماء دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہو گیا یا نہیں۔

جواب نمبر ۱۶:۔ صحابہ کو کافر کہنے والا علماء دیو بند کے نزدیک سنت و جماعت سے خارج نہیں جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔

حوالہ نمبر ۱۶:۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱ جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے۔اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

تنبیہ:۔ کتب معتبرہ میں ائمہ تو یہ تصریح فرمائیں کہ ایسا شخص اہل سنت سے خارج بلکہ حضرات ابوبکر صدیق عمر فاروق کی شان میں بترا کرنے والے کو فقہائے کرام نے کافر لکھا۔مگر گنگو ہی صاحب کے نزدیک ایسے سخت تبرا کرنے کے بعد بھی سنی ہی رہتا ہے۔بعض عقیدت مند طرفداری میں یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے۔مگر یہ محض غلط ہے۔اس لئے کہ فتاوی رشیدیہ کئی بار چھپا ہے۔مختلف مطبعوں میں طبع ہوا ہے۔اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپہ میں ہوتی دو میں ہوتی ہر کتاب میں ہر چھاپہ میں یہی عبارت ہے علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ ۱۰ پر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھ چکے ہیں کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط اور ظاہر بات ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا پھر کاتب کی غلطی کیسے ہوسکتی ہے۔مولوی رشید احمد صاحب کی یہ پچھلی عبارت پکار کر کہہ ہی ہے کہ کاتب کی غلطی ہرگز نہیں بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

سوال نمبر ۱۷:۔ علماء کی توہین وتحقیر کرنے والا بھی علماء دیو بند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوا یا نہیں

جواب نمبر ۱۷:۔ علماء کی توہین وتحقیر کرنے والے کا سنت جماعت سے ہونا تو درکنار ایسا شخص تو علماء دیو بند کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے چنانچہ فتاوی رشیدیہ میں ہے۔

حوالہ نمبر ۱۷:۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۶ علماء کی توہین وتحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے۔جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔

فائدہ:۔ یہ بات قابل غور ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات سنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرتے جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۶ میں گذرا اور علماء کی توہین کرنے والے کو

دائرہ اسلام سے خارج کر کے کافر کہتے ہیں۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے چونکہ خود عالم ہیں لہٰذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے صحابہ سے کیا مطلب کیا غرض ان کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے کافر کہے اپنا کیا بگڑتا ہے۔

سوال نمبر ۱۸:۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں اس وجہ سے علماء دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں ورنہ اور کوئی وجہ نہیں لہٰذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی کام بھی خلاف شرع نہ ہو۔ ایسی محفل میلاد شریف بھی علماء دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

جواب نمبر ۱۸:۔ مجلس میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو قیام بھی نہ ہو روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں تب بھی علماء دیوبند کے نزدیک جائز نہیں۔ اس کے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۱۸:۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۸۳ سوال انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں۔ الجواب انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ:۔ مجلس میلاد کو ہر حال ناجائز بتایا یعنی مطلقاً حرام ہے اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں جبھی تو کہا ہر حال ناجائز ہے۔ جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں ان کو فتاوی رشیدیہ دکھاؤ اور پوچھو کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا۔ ناجائز کہنے والا کون ہے۔ تمہارے نزدیک اگر مولوی رشید احمد صاحب کا فتوی صحیح ہے تو اپنا حکم بتاؤ کہ تم نے ناجائز کو جائز کہا۔ اور تمہارا قول صحیح ہے تو مولوی رشید احمد صاحب پر حکم لگاؤ کہ اُنھوں نے جائز کو ناجائز لکھا ہے بولو کیا کہتے ہو بات یہ ہے مسلمانوں کو پھانسنا مقصود ہے جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہدیا۔ کچھ بھی ہو مسلمان دام میں پھنسے۔

سوال نمبر ۱۹:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ماننا کیسا ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا علماء دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے۔

جواب نمبر ۱۹:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا شرک جلی ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا علماء دیوبند کے نزدیک بلاشبہ مشرک ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۹:۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط۔

فائدہ:۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کیا ہے بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں پاگلوں اور تمام جانوروں کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں اب اے دیوبندیو بولو گنگوہی صاحب کے فتویٰ سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۰:۔ یہ مشہور کوا جو بستیوں میں پھرتا ہے نجاست بھی کھاتا ہے عموماً مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں۔ مگر ہم نے سنا ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک یہ کوا حلال ہے اور اس کا کھانا جائزہ ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے۔

جواب نمبر ۲۰:۔ دیوبندیوں کے نزدیک یہ کوا بلاشبہ جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں تو علماء دیوبند کے نزدیک اس کوے کا کھانا ثواب ہے۔ فتاوی الرشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۲۰:۔ فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ سوال جس جگہ زاغ معروفہ کوا اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب الجواب ثواب ہوگا۔ فقط

فائدہ:۔ مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے دیوبند نے تصریح فرمادی کہ کوا کھانا ثواب ہے مگر نہ معلوم بعض دیوبندی لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں۔ کار ثواب میں شرم نہیں چاہیے۔ بلکہ بالاعلان کوا کھانا چاہیے۔ مفت میں ہم خرما و ہم ثواب مرغ تو مباح ہی ہے مگر کوا کھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علماء دیوبند کی دعوت میں کوا پیش ہی کرنا چاہیے۔ تاکہ ہم خرما و ہم ثواب دونوں باتیں حاصل ہوں۔

سوال نمبر ۲۱:۔ کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علماء دیو بند کے نزدیک عین اسلام اور باعث ثواب ہے۔

جواب نمبر ۲۱:۔ ہاں وہ کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان ہے اس کا رکھنا دیو بندی مذہب میں عین اسلام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ نمبر ۲۱:۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۵۰ اس کا (یعنی تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔

فائدہ:۔ جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور چھپنے کے بعد بلکہ اس وقت بھی اگر اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو کم از کم پچانوے فیصدی مسلمان یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کفری مشین کو دیکھو کہ اہلسنت کو مشرک بناتے بناتے انہوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے۔ یا اس کتاب کو جنہوں نے پڑھا نہیں کافر کہنے لگے۔ گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویت الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زاید ٹھہرتا ہے۔ مسلمان کے لئے یہ بیشک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں کیونکہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

سوال نمبر ۲۲:۔ علماء دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۲:۔ اعلیٰ درجہ کے دیندار اور متبع سنت کو وہابی کہتے ہیں جیسا کہ علماء دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۲:۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ پھر وہابی کہنے سے دیوبندی کیوں چڑتے ہیں کیا دیندار اور متبع سنت ہونا برامعلوم ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۳:۔ ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق علماء دیوبند کا کیا عقیدہ ہے اس کو کیسا جانتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۳:۔ بہت اچھا عمدہ آدمی متبع سنت عامل بالحدیث تھا نہایت پابند شرع اعلی درجہ کا مبلغ شرک و بدعت کا مٹانے والا علماء دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اس نجدی کی بڑی تعریف کی ہے ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۲۳:۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۷۹۔ سوال عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔ الجواب۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا۔ مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ:۔ علماء دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ علماء دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقیدے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا عقائد میں دونوں ایک ہی رہے۔

سوال نمبر ۲۴:۔ علماء دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کیسے شخص ہیں۔

جواب نمبر ۲۴:۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی اعلی درجہ کے متقی پرہیز گار شہید ولی اللہ تھے علماء دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے۔

حوالہ نمبر ۲۴:۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۴۹ اِنْ اَوْلِیَاءُ هٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ کوئی نہیں اولیا حق تعالیٰ کا، سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسمٰعیل ولی ہوئے۔ اس کے بعد حدیث سے مولوی اسمٰعیل کی شہادت بھی ثابت کی ہے۔

فائدہ:۔ عقیدت اسی کو کہتے ہیں قرآن و حدیث سے مولوی اسمٰعیل کو ولی و شہید بنا ڈالا

مگر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ وغیرہ اولیائے کرام کے لئے کبھی ایسی تکلیف گوارہ نہ ہوئی ان کی گیارہویں اور فاتحہ کو بھی شرک و بدعت کہتے کہتے عمر گذار دی۔

سوال نمبر ۲۵:۔ جب علماء دیو بند کے نزدیک مولوی اسمعیل دہلوی کی ولایت و شہادت قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علماء دیو بند بھی ضرور مانتے ہوں گے ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسمعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا خیال آنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدر جہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے۔ اور مولوی اسمعیل نے کسی کتاب میں ایسا لکھا ہے۔

جواب نمبر ۲۵:۔ مولوی اسمعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ ان کی کتابوں کا رکھنا ان پر عمل کرنا علماء دیو بند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۱ میں گذرا اور یہ بات صحیح ہے مولوی اسمعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں حضور اکرم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدر جہا بدتر ہے۔ اور حضور کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے۔ لہٰذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۲۵:۔ صراط مستقیم صفحہ ۸۶ صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔ کہ خیال آں با تعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپید گی مے بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد۔

سوال نمبر ۲۶:۔ جب علماء دیو بند کے نزدیک اسمعیل دہلوی کا قول معتبر ہوا تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی۔ اس لئے کہ نماز میں حضور کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے۔ نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے اس میں بھی حضور کی تعریف وتوصیف اور ذکر ہے۔ خاص کر التحیات میں کہ حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے اس وقت تو ضرور آپ کا خیال آتا ہے تو دیو بندی مذہب میں اور ہر اُس شخص کے نزدیک جو اسمعیل دہلوی کو مانتا ہے نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔

جواب نمبر ۲۶:۔ واقعہ تو یہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آوے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے۔ لہٰذا التحیات پڑھتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا تو ضروری ہوا۔ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں۔ تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو بقول مولوی اسمٰعیل دہلوی شرک کی طرف کھنچ گیا۔ کہاں کی نماز اور اگر حقارت کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو یقیناً کفر ہوا پھر کیسی نماز کیونکہ نبی کی حقارت کفر ہے اب اس کفر و شرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مصیبت یہ ہے کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے اور واجب کے قصداً ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہیں ہوگی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی کے اس قول کی بنا پر نمازی التحیات پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اور نہیں پڑھے گا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ اسمٰعیل کے مذہب پر نماز تو کسی صورت میں ہوگی ہی نہیں۔ البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر و شرک سے بچ جائے۔

فائدہ:۔ کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہو سکتی وجہ یہ ہے کہ صراط مستقیم کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ حضور کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے۔ اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

سوال نمبر ۲۷:۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ اسی طرح علی بخش حسین بخش عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو شرک و کفر بتاتے ہیں۔ اور کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی اس کو بھی شرک و کفر جانتے ہیں۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو میرا کام ہو جائے گا اسے بھی کفر و شرک ہی کہتے ہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے۔ کیا واقعی مولوی اشرف علی صاحب ان باتوں کو شرک و کفر کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان افعال و اقوال کی مرتکب ہے۔ اگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ سب

باتیں کفر وشرک ہیں تو ان کے نزدیک ہندوستان کے کروروں مسلمان کافر ومشرک ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی اشرف علی صاحب اتنے بڑے عالم ان باتوں کو شرک بتا کر کروروں مسلمانوں کو اسلام سے خارج کردیں۔ لہٰذا صحیح واقعہ حوالہ کے ساتھ بیان کیا جائے۔

جواب نمبر ۲۷:۔ بلاشبہ مولوی اشرف علی صاحب مراد مانگنے کو۔ کسی کے سامنے جھکنے کو، سہرا باندھنے کو، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو کفر وشرک کہتے ہیں۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہو گئی۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا ان سب باتوں کو تھانوی صاحب کفر وشرک ہی بتاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب بہشتی زیور کے پہلے ہی حصہ میں ان میں سے ہر ہر بات کو کفر وشرک لکھا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۲۷:۔ بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۴۵ پر ہے کفر وشرک کی باتوں کا بیان اسی میں ہے کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی کسی سے مرادیں مانگنا کسی کے سامنے جھکنا اسی میں صفحہ ۴۶ پر ہے۔ سہرا باندھنا علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلانا کام ہو جاوے گا۔

فائدہ:۔ جب یہ سب باتیں کفر وشرک ہوئیں تو ان کے کرنے والے مولوی اشرف علی صاحب کے نزدیک کافر ومشرک ہوئے یعنی جس نے مراد مانگی وہ کافر ومشرک جو کسی کے سامنے جھک گیا وہ کافر ومشرک جس نے سہرا باندھ لیا وہ کافر ومشرک جس نے علی بخش حسین بخش عبدالنبی وغیرہ نام رکھا وہ کافر ومشرک کسی کو دور سے پکارا اور یہ سمجھ لیا کہ اسے خبر ہو گئی وہ کافر ومشرک جس نے یہ کہا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلانا کام ہو جائے گا وہ کافر ومشرک۔

مسلمانو! ذرا غور کرو اور بتاؤ کہ یہ چھ باتیں جن کو تھانوی صاحب نے کفر وشرک لکھا ہے۔ ان میں سے تم نے کوئی بات کی تو نہیں۔ اگر ان میں سے ایک بات بھی تم سے ہوئی ہے تو تھانوی صاحب کے نزدیک تم کافر ومشرک ہو تم چاہے کتنا ہی کہو کہ ہم مسلمان ہیں مگر تھانوی صاحب کا حکم ہے کہ تم کافر ومشرک ہی ہو۔ میرے خیال میں اگر تھانوی صاحب کے اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل سے فی صدی پانچ مسلمان نکلیں گے اور پچانوے فی صدی مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر ومشرک ہو جائیں گے۔ مولوی اشرف علی صاحب نے

ان چیزوں کو کفر و شرک لکھ کر گویا مسلمانوں کو کافر بنانے کی مشین تیار کی ہے جس نے تقریباً پچانوے فی صدی مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا دیا۔ تھانوی صاحب ذرا گھر کی خبر لیں اور اپنے بڑے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کا نسب نامہ دیکھیں تذکرۃ الرشید صف ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب نامہ یہ ہے۔

رشید احمد بن، ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی اور مادری نسب یہ ہے۔ رشید احمد بن کریم النسا بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد غور کیجئے کہ گنگوہی صاحب کے دادا نانا میں کتنے ایسے ہیں جو تھانوی صاحب کے حکم سے مشرک اب خود ہی بتائیں کہ گنگوہی صاحب ان کے نزدیک کیا ہیں۔

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس بات سے تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے ایسا کیوں کیا مگر جب ان کے عقیدہ کی طرف نظر کی جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں، وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کی مختصر جماعت کے ساری دنیا کے مسلمان ان کے نزدیک کافر و مشرک ہیں۔ لہٰذا یہ ان کے عقیدہ کا مسئلہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب الذین خرجوامن نجد وتغلبوا علی الحرمین و کانو ینتحلون مذهب الحنا بلة لکنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وَاِنَّ من خالف اعتقاد هم مشر کون واستباحوا

بذلک قتل اهل السنة وقتل علماء هم حتی کسر الله شو کتهم وخرب بلادهم وَظفرهم عسا کر المسلمین عام ثلث و ثلثین ومائتین والف ۔یعنی جیسا ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے متبعیں میں واقع ہوا جو نجد سے نکل کر حرمین شریفیں پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو حنبلی مذہب ظاہر کرتے تھے۔ لیکن دراصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں باقی سب مشرک ہیں اسی وجہ سے انہوں نے اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل جائز سمجھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی اور ان کے شہر ویران کئے اور اسلامی لشکروں کو

ان پر فتح دی ۱۲۳۳ھ میں۔

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر ومشرک ہی جانتے ہیں اور علماء دیوبند بخدیوں وہابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ علماء دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں محمد ابن عبدالوہاب بخدی کی بہت تعریف کی ہے اس کو متبع سنت عامل بالحدیث شرک و بدعت سے روکنے والا لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۳ نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دیوبند اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر ومشرک جانتے ہیں اور انہیں بخدیوں کے ہم عقیدہ ہیں جو مسلمانان اہل سنت وعلماء اہلسنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت فریب دینے کے لئے اور مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے اہلسنت بنتے ہیں اور اپنے کو اہلسنت لکھنے لگے مگر یہ فریب کاری کیسے کام آسکتی ہے۔ مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کر کے ثابت کردیا کہ علماء دیوبند پکے وہابی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں ہرگز اہلسنت نہیں بلکہ اہل سنت کے دشمن ان کے خون کے پیاسے ہیں۔ خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے مکر سے بچیں اور جانیں کہ مسلمانوں کو کافر ومشرک کہنے والا کون ہے۔ اس سے کیا تعلق رکھنا چاہیے۔

فائدہ:۔ مولوی اشرف علی صاحب نے عبدالنبی نام رکھنے کو شرک کہا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۲۷ میں گذرا اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں کہ عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے۔ یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہہ رہے ہیں اسی کو ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرمارہے ہیں۔ اگر حاجی امداد اللہ صاحب کا قول صحیح ہے تو عبدالنبی نام رکھنا جائز ہوا حالانکہ مولوی اشرف علی صاحب اسے شرک کہہ رہے ہیں۔ مسلمانو بتاؤ جائز کو شرک کہنے والا کون ہے۔ اور اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جائے تو عبدالنبی نام رکھنا شرک ہوا۔ اسی کو حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرمارہے ہیں۔ اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے، پیر و مرید دونوں میں سے کسی ایک کا تو حکم بتاؤ کیا بتاؤ گے یہ بدذات وہابیت کے کرشمہ ہیں۔ ساون کے اندھے کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

سوال نمبر ۲۸:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو اللہ رب العزت نے بعض علم غیب عطا فرمایا تو کیا ایسا علم غیب علماء دیوبند کے نزدیک بچوں۔ پاگلوں جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ کیا علماء دیوبند میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے۔

جواب نمبر ۲۸:۔ علماء دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید وعمرو بلکہ ہر بچے اور ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی حفظ الایمان میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر ۲۸:۔ حفظ الایمان صفحہ ۸ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔

فائدہ:۔ اس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں کل اور بعض کل کو تو بعد میں عقلاً ونقلاً باطل کیا اور نہ حضور کے لئے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقیناً حضور کا علم ہے۔ اسی علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی جس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سخت توہین ہے۔

بعض عقیدت مند لوگ محض طرفداری میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس عبارت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے مگر یہ محض اشرف علی صاحب کی کھلی طرفداری ہے اس لئے کہ اگر یہی عبارت مولوی اشرف علی صاحب کے لئے بول دی جائے اور یوں کہا جائے کہ مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے تو یقیناً وہ طرفدار لوگ بھی جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہے حالانکہ بالکل وہی عبارت ہے جو اشرف علی صاحب نے حضور کے لئے لکھی ہے۔ صرف نام کا فرق ہے اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویلیں کی گئی ہیں وہ

سب اس میں جاری ہیں مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے۔ مسلمانو! غور کرو جس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہو وہی عبارت حضور کی لئے بولی جائے تو حضور کی توہین نہ ہو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرفدار لوگ اپنے نزدیک حضور کا مرتبہ مولوی اشرف علی صاحب کے برابر بھی نہیں مانتے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو غضب ہے حیرت ہے اس طرفداری کی کوئی انتہا ہے۔ نبی کے مقابلہ میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرفداری۔ شعر

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کے باختۂ عشق در شب دیجور

مگر مولوی اشرف علی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ اس عبارت حفظ الایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اسی وجہ سے آج تک علماء اہل سنت کے مقابلہ میں مناظرہ کے لئے آنے تک کی بھی تاب نہ لا سکے شخصیت پرستی کے نشہ میں توبہ بھی میسر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ ان کی طرفداری میں کچھ اچھلے کودے مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں کریں تو کیا کریں اس لئے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہین آمیز ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کی طرفداری میں جو کچھ کہا جائے گا وہ کفر کی حمایت ہے اور کفر کی حمایت میں سوائے ذلت ورسوائی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ توبہ کی توفیق دے۔

سوال نمبر ۲۹:۔ کیا علماء دیوبند کے نزدیک امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے۔

جواب نمبر ۲۹:۔ ہاں علماء دیوبند کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے بلکہ نبی سے بڑھ سکتا ہے چنانچہ علماء دیوبند کے پیشوا بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۹:۔ تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صفحہ ۵ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ مسلمانو یہ ہے عقیدہ علماء دیوبند کا عمل میں نبی کو امتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے۔

عمل میں امتی کو نبی کے برابر کرتے ہیں۔ بلکہ بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے علم میں فضیلت دی تھی۔ مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑا دیا۔ کہہ دیا کہ ایسا علم تو پاگلوں جانوروں کو بھی ہے ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۸

سوال نمبر ۳۰:۔ علماء دیو بند کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زیادہ ہے یا شیطان کا حضور کا علم قرآن حدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعین کا۔

جواب نمبر ۳۰:۔ علماء دیو بند کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور کی وسعت علم کے لئے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب انبٹھی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۰:۔ براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبٹھی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ ۵۱۔ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

تنبیہ:۔ مسلمانو غور کرو مولوی خلیل احمد صاحب ومولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علماء دیو بند نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو شرک کہا مگر اسی شرک کو شیطان کے لئے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور سے ایسی عداوت اسی عداوت نے تو عقل کو رخصت کر دیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ حضور کے لئے جس علم کا ثابت کرنا شرک ہے۔ وہ شیطان کے لئے کیسے ایمان ہوسکتا ہے اور وہ بھی نص سے یعنی قرآن وحدیث سے کہیں قرآن وحدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے کہ اس کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے بڑھا دیا۔

مسلمانو! انصاف کرو اور بلا رعایت کہو کیا اس میں حضور کی توہین نہیں ہے اور ضرور ہے اور اگر کوئی طرفدار شخصیت پرست نہ مانے تو اسی کو کہو کہ وہ علم میں شیطان کے برابر یا تیرا فلاں مولوی

علم میں شیطان کے برابر ہے دیکھو جامہ سے باہر ہو جائے گا حالانکہ اس کو برابر ہی کہا ہے۔ اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹا دیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوبت پہنچے مسلمانو شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس نے کسی مخلوق کو حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے علم میں زیادہ کہا وہ شخص کافر ہے شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں فرمایا من قال فلان اعلم منه صلى الله عليه وسلم فقدعابه ونقصه فهو ساب ترجمہ:۔ جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے اس نے حضور کو عیب لگایا اور حضور کی تنقیص کی وہ حضور کو گالی دیتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے پھر اس کے کفر میں کیا شبہہ ہے۔

فائدہ

مولوی مرتضی حسن دربھنگی نے اس کفری عبارت کی تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارتمیں جو حضور کے لئے وسعت علم شرک بتائی ہے۔ اور جس علم کی نفی کی ہے وہ علم ذاتی ہے اور ذاتی علم حضور کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر افسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رخصت ہوگئی یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہوسکتا تھا جب ان کے خصم حضور کے لئے علم ذاتی ثابت کرتے جب مقابل علم عطائی ثابت کر رہا ہے تو ذاتی کی نفی کرنا یقیناً مجنون کی بڑ ہوگی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز براہین قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لئے ثابت مانا ہے اسی قسم کے علم کی حضور سے نفی کی ہے لہٰذا اگر حضور سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقیناً شیطان کے لئے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے۔ اس میں مولوی خلیل احمد صاحب مشرک ٹھہریں گے۔ غرض کہ مولوی مرتضٰی حسن صاحب نے براہین قاطعہ کی اس عبارت میں حضور سے علم ذاتی کی نفی بتا کر براہین کے مصنف و مصدق کو مجنوں و مشرک بنا دیا۔ یہ حضور کی توہین کا وبال ہے کہ طرفداری کی جاتی ہے تب بھی مجنون یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں خداوند تعالیٰ توبہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے

توبہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو پہچانیں اور جانیں کہ حضور کے مقابلہ میں کسی کی طرفداری کام نہ آئے گی۔

فائدہ:۔ مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیاء علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا اور امتیوں کو عمل میں انبیاء سے بڑھایا جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۹ میں گذرا اور مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم میں شیطان کو بڑھایا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۳۰ میں گذرا خلاصہ یہ ہوا کہ علماء دیوبند نے متفق ہو کر انبیاء علیہم السلام خصوصاً سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا ہے۔ مسلمانوں آنکھیں کھولو اور انصاف کرو اور علماء دیوبند کی حقیقت پہچانو۔ اگر تم کو اپنے رسول اپنے نبی اللہ کے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے تو اس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بیزاری بے تعلقی اختیار کرو۔ اپنے نبی کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا یا اس کو اچھا کہنے والوں اس کے ماننے والوں سے علاقہ باقی رکھنا امتی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تم ہی فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی اگر ایمانی غیرت نہ آئے اور گستاخ کی طرفداری اور حمایت میں بیجا تاویلیں کی جائیں تو کیا نبی سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے۔ واقعی ایسے گستاخ کی طرفداری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ والعیاذ باللہ۔

برادران اسلام کی خدمت میں

مخلصانہ گذارش

برادران اسلام پیارے بھائیو دنیا چند روزہ ہے اس کی راحت و مصیبت سب فنا ہونے والی ہے۔ یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے۔ دنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی کام آنے والا نہیں بعد مرنے کے صرف خدا اور اس کے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کام آنے والے ہیں۔ سفر آخرت کی پہلی منزل قبر ہے۔ اس میں منکر نکیر آکر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اسی کے ساتھ نبی کریم رؤف رحیم

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مردے سے دریافت کرتے ہیں ما تقول فی هذا الرجل یعنی حضور کی طرف اشاہ کر کے پوچھتے ہیں کہ ان کی شان میں کیا کہتا ہے۔ اگر اس شخص کو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے عقیدت و محبت ہے تو جواب دیتا ہے کہ یہ تو ہمارے آقا و مولی اللہ کے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان پر تو ہماری عزت و آبرو جان و مال سب قربان اس شخص کے لئے نجات ہے اور اگر حضور سے ذرہ برابر کدورت ہے دل میں آپ کی عظمت و محبت نہیں ہے جواب نہیں دے سکے گا یہی کہے گا میں نہیں جانتا لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا اس پر سخت عذاب اور ذلت کی مار ہے۔ العیاذ باللہ۔

معلوم ہوا کہ حضور کی محبت مدار ایمان و مدار نجات ہے۔ مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوی کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور سے محبت رکھتے ہیں آپ کی عظمت ہمارے دل میں ہے لیکن ہر دعوی کے لئے دلیل چاہیے اور ہر کامیابی کے لئے امتحان ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ امتحان ہے جن لوگوں نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں ان سے اپنا تعلق قطع کریں۔ ایسے لوگوں سے نفرت اور بیزاری ظاہر کریں۔ اگرچہ وہ ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔ بڑے سے بڑے مولانا پیر و استاد ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب انہوں نے حضور کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا ان سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص ان کی بے ادبیوں پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر بھی ان کی عزت ان کا احترام کرے اور اپنی رشتہ داری یا ان کی شخصیت اور مولویت کے لحاظ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے وہ شخص اس امتحان میں ناکامیاب ہے اس شخص کو حقیقۃ حضور کی محبت نہیں صرف زبانی دعویٰ ہے۔ اگر حضور کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزت و عظمت ان سے میل و محبت کے کیا معنی خوب یاد رکھو پیر اور استاد مولوی اور عالم کی جو عزت وقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے مگر جب اس نے حضور ہی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی پھر اس کی کیسی عزت اور اس سے کیسا تعلق اس نے تو خود حضور سے اپنا تعلق قطع کر لیا پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیوں کر باقی رکھے گا۔

اے مسلمان تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت پر مرمٹے ان کی محبت میں اپنا جان و مال عزت و آبرو قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبت ان کے دشمنوں سے عداوات لازمی، اور ضروری جانے غور کر کسی کے باپ کو گالی دی جائے اور بیٹے کو سن کر حرارت نہ آجائے تو وہ صحیح معنی میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سن کر خاموش ہو جائے اس گستاخ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی یقیناً صحیح معنی میں امتی نہیں ہے۔ بلکہ ایک زبانی دعویٰ کرتا ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوال گستاخانہ ضمناً آگئے ہیں مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور فیصلہ کریں اور اپنی صداقت ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہیے بلا رعایت اور بغیر طرفداری کے کہنا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی کی شخصیت و مولویت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رعایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ ہے نبی کے مقابلہ میں نبی کے گستاخ کی طرفداری و رعایت تمہارے کام نہیں آسکتی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین

خاکسار:۔ عبدالعزیز خادم الطلبہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور، ضلع اعظم گڈھ